**Prof.(Dr). S. K. Jabeen**

**Head of Dept ,Urdu**

**Rohtas Mahila College, Sasaram**

**Topic: Hazrat Muhammad ﷺ ki Hyat-e-Tayyaba**

**[ B. A., Part-III, Paper - V]**

Scanned with CamScanner

## حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ

حضرت محمد ﷺ مکہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر 9 ربیع الاول عام الفیل یوم دوشنبہ کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ اس وقت نوشیرواں کی تخت نشینی کا چالیسواں سال تھا اور 20 یا 22 اپریل 571ء کی تاریخ تھی۔ حضرت محمد ﷺ قریش خاندان کے سب سے بڑے سردار عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ کے نورِ چشم تھے۔ آپ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب تھیں۔ آپ کی پیدائش سے چند ماہ قبل حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپؐ کے دادا نے آپ کا نام محمد تجویز کیا۔

عرب کے دستور کے مطابق عبدالمطلب نے دودھ پلانے والی دایہ کی تلاش کی اور حضرت محمد ﷺ کو حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب کے حوالے کیا۔ حضرت محمد ﷺ مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی بنو سعد میں ہی رہے یہاں تک کہ ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال شق صدر (سینہ چاک کیے جانے) کا واقعہ پیش آیا۔ اس واقعے کے بعد حضرت حلیمہؓ کو خطرہ محسوس ہوا اور انہوں نے آپ کو آپ کی ماں کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ آپؐ چھ سال کی عمر تک والدہ ہی کی آغوش محبت میں رہے۔

آپ کی والدہ بیماری کی شدت سے 577ء میں رحلت کر گئیں۔ حضرت محمد ﷺ کی پرورش و پرداخت کی ذمہ داری دادا عبدالمطلب کے سپرد ہو گئی۔ بڑے پیار و محبت سے آٹھ سال کی عمر تک آپؐ اپنے دادا جان کی شفقت کے زیر سایہ پروان چڑھے۔ عبدالمطلب 579ء میں انتقال فرما گئے۔ وفات سے پہلے آپ حضرت محمد ﷺ کے چچا ابو طالب کو آپؐ کی کفالت کی وصیت کر گئے تھے۔

ابو طالب نے آپ کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا۔ آپ کو اپنی اولاد میں شامل کیا، بلکہ ان سے بڑھ کر مانا۔ مزید اعزاز و احترام سے نوازا۔ چالیس سال سے زیادہ

Scanned with CamScanner

عرصے تک قوت پہنچائی۔ اپنی حمایت کا سایہ دراز رکھا۔

**بحیرا راہب:۔**

جب آپ ﷺ کی عمر بارہ سال کی ہو گئی تو ابو طالب آپ کو ساتھ لے کر تجارت کے لئے ملک شام کے سفر پر نکلے اور بصریٰ پہنچے۔ اس شہر میں جرجیس نامی ایک راہب رہتا تھا جو بحیرا کے لقب سے مشہور تھا۔

جب قافلے نے پڑاؤ ڈالا تو یہ راہب اپنے گرجا سے نکل کر قافلے کے پاس آیا اور اس نے محمد ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ سید العالمین ہیں۔ اللہ انہیں رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجے گا۔ اس کے بعد بحیرا نے ابو طالب سے کہا کہ انہیں واپس کر دو۔ ملک شام نہ لے جاؤ کیونکہ یہود سے خطرہ ہے۔

**جنگ فجار:۔**

آپ ﷺ کی عمر جب پندرہ برس کی ہوئی تو جنگ فجار پیش آئی۔ اس جنگ میں ایک طرف قریش اور ان کے ساتھ بنو کنانہ تھے اور دوسری طرف قیس عیلان تھے۔ اس جنگ میں حرم وحرام مہینے دونوں کی حرمت چاک کی گئی، اسی لئے اسے حرب فجار کہتے ہیں۔ اس جنگ میں محمد ﷺ بھی تشریف لے گئے تھے اور اپنے چچاؤں کو تیر تھماتے تھے۔

**حلف الفضول:۔**

اس جنگ کے بعد ایک حرمت والے مہینے ذی قعدہ میں حلف الفضول پیش آئی۔ چند قبائل قریش بنی ہاشم، بنی مطلب، بنی اسد، بنی زہرہ اور بنی تمیم نے اس کا اہتمام کیا۔ انہوں نے آپس میں عہد و پیمان کیا کہ مکہ میں جو بھی مظلوم نظر آئے گا، یہ سب اس کی مدد اور حمایت میں اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کا حق دلوا کر رہیں گے۔ اس اجتماع میں محمد ﷺ بھی تشریف لے گئے تھے۔

Scanned with CamScanner

جفاکشی کی زندگی:-

عنفوان شباب میں آپ بکریاں چراتے تھے۔ پچیس سال کی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر تجارت کے لئے ملک شام تشریف لے گئے۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح:-

حضرت خدیجہ بنت خویلد ایک معزز، مالدار اور تاجر خاتون تھیں۔ تجارت کے بعد جب آپؐ مکہ واپس تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال میں ایسی امانت و برکت دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور ان کے غلام میسرہ نے آپ کی شیریں اخلاق، بلند پایہ کردار، موزوں انداز فکر، راست گوئی اور امانت دارانہ طور طریق کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کیے، تو حضرت خدیجہؓ نے اپنی سہیلی کے ذریعہ محمد ﷺ سے نکاح کی بات کی۔ آپؐ راضی ہوگئے اور اپنے چچاؤں سے اس معاملے میں بات کی۔ انہوں نے حضرت خدیجہؓ کے چچا سے بات کی اور شادی کا پیغام دیا۔ اس کے بعد شادی ہوگئی۔ آپؐ نے مہر میں بیس اونٹ دیئے۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی۔

ابراہیم کے علاوہ محمد ﷺ کی بقیہ تمام اولاد انہیں کے بطن سے تھیں۔ سب سے پہلے قاسم پیدا ہوئے۔ پھر زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ اور عبداللہ پیدا ہوئے۔

کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کے تنازعہ کا فیصلہ:-

آپ کی عمر کا پینتسواں (35) سال تھا کہ قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی پرانی عمارت خستگی کا شکار ہو چکی تھی اور دیواریں پھٹ گئی تھیں۔ تجدید کعبہ میں محمد ﷺ کے علاوہ عرب کے سردار بھی مشغول تھے۔ جب عمارت حجر اسود تک بلند ہو چکی تو یہ جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھنے کا شرف امتیاز کسے حاصل ہو۔ یہ جھگڑا چار پانچ روز تک جاری رہا۔ آپؐ نے ایک چادر طلب کی۔ بیچ میں

Scanned with CamScanner

حجر اسود رکھا اور متنازعہ قبائل کے سرداروں سے کہا کہ آپ سب حضرات چادر کا کنارہ پکڑ کر اوپر اٹھائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب چادر حجر اسود کے مقام تک پہنچ گئی تو آپؐ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ یہ بڑا ہی معقول فیصلہ تھا۔ اس پر ساری قوم راضی ہوگئی۔

**نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت:۔**

محمد ﷺ کا وجود ان تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع تھا جو متفرق طور پر لوگوں کے مختلف طبقات میں پائے جاتے ہیں۔ آپؐ اصابت فکر، دور بینی اور حق پسندی کا بلند مینار تھے۔ آپ کو حسن فراست، پختگی فکر اور وسیلہ و مقصد کی درستگی سے حظ وافر عطا ہوا تھا۔ آپ کی راست گوئی، وفاشعاری اور امانت داری مسلم تھی۔ آپ کا لقب امین تھی۔ کیونکہ لوگ آپؐ کے پاس امانتیں لا کر رکھتے تھے۔ آپ اُمّی تھے، لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ ترکۂ پدری سے کوئی ملکیت نہیں تھی۔ اپنی کمائی اور محنت سے روزی کماتے تھے۔ جب بی بی خدیجہؓ سے نکاح ہوگیا تو ان کے مال سے تجارت کرنے لگے۔

۔ محمد ﷺ اپنی قوم میں شیریں کردار، فاضلانہ اخلاق اور کریمانہ عادات کے لحاظ سے ممتاز تھے۔ چنانچہ آپؐ سب سے زیادہ بامروت، سب سے خوش اخلاق، سب سے معزز ہمسایہ، سب سے بڑھ کر دور اندیش، سب سے زیادہ راست گو، سب سے نرم پہلو، سب سے زیادہ پاک نفس، خیر میں سب سے زیادہ کریم، سب سے نیک عمل، سب سے بڑھ کر پابند عہد اور سب سے بڑے امانت دار تھے۔ آپؐ احوال صالحہ اور خصال حمیدہ کا پیکر تھے۔

**محمد ﷺ نبوت و رسالت کی چھاؤں میں:**

**غار حرا کے اندر:۔**

حضرت محمد ﷺ کی عمر شریف جب چالیس برس کے قریب ہو چلی تو آپؐ غار حرا

میں اکثر عبادت کے لئے چلے جاتے تھے اور وہاں کئی کئی دن رہتے۔ آپ کعبہ کا طواف اور حج کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی رسائی نبوت تک ہو گئی۔

جبرئیلؑ وحی لاتے ہیں:۔

جب آپ کی عمر چالیس برس ہو گئی تو زندگی کے افق کے پار سے آثار نبوت چمکنا اور جگمگانا شروع ہوئے۔ یہ آثار خواب تھے۔ آپؐ جو بھی خواب دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح نمودار ہوتا۔ اسی حالت پر چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا جو مدت نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور کل مدت نبوت تیس برس ہے۔ جب غار حرا میں خلوت نشینی کا تیسرا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت سے مشرف کیا اور حضرت جبرئیلؑ قرآن مجید کی چند آیات لے کر آپؐ کے پاس تشریف لائے۔

یہ واقعہ رمضان المبارک کی 21 رتاریخ کو دوشنبہ کی رات میں پیش آیا۔ اس روز اگست کی 10 رتاریخ تھی اور 610ء تھا۔ قمری حساب سے محمد ﷺ کی عمر چالیس سال چھ مہینے بارہ دن اور شمسی حساب سے انچالیس سال تین مہینے بائیس دن تھی۔

خفیہ دعوت و تبلیغ کے تین سال:۔

مکہ دین عرب کا مرکز تھا۔ یہاں کعبہ کے پاسبان بھی تھے اور بتوں کے نگہبان بھی جنہیں پورا عرب تقدس کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اس لئے کسی دور دراز مقام کی بہ نسبت مکہ میں مقصد اصلاح تک رسائی ذرا زیادہ دشوار تھی۔ یہاں ایسی عزیمت درکار تھی جسے مصائب و مشکلات کے جھٹکے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ اس کیفیت کے پیش نظر حکمت کا تقاضہ یہ تھا کہ پہلے پہل دعوت و تبلیغ کا کام پس پردہ انجام دیا جائے۔ جن لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی انہیں سابقین اولین کہا جاتا ہے۔ ان میں سر فہرست بی بی خدیجہؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابو بکرؓ ہیں۔

Scanned with CamScanner

اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اسلام کی تبلیغ میں سرگرم ہو گئے۔ انہوں نے اپنے پاس آنے جانے والوں میں سے جس کو قابل اعتماد پایا اسے اب اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی۔ ان کی کوشش سے حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ مسلمان ہوئے۔ شروع شروع میں جو لوگ اسلام لائے انہی میں حضرت بلالؓ بھی ہیں۔ اس کے بعد مرد اور عورتیں اسلام میں جماعت در جماعت داخل ہوئے۔ یہاں تک کہ مکہ میں اسلام کا ذکر پھیل گیا اور لوگوں میں اس کا چرچا ہو گیا۔

یہ لوگ چھپ چھپا کر مسلمان ہوئے تھے اور محمد ﷺ بھی چھپ چھپا کر ہی ان کی رہنمائی اور دینی تعلیم کے لئے ان کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ کیونکہ تبلیغ کا کام ابھی انفرادی طور پر پس پردہ چل رہا تھا۔ ادھر سورہ مدثر کی ابتدائی آیات کے بعد وحی کی آمد پورے تسلسل اور گرم رفتاری کے ساتھ جاری تھی۔ ابتدا میں جو کچھ نازل ہوا اسی میں نماز کا حکم بھی تھا۔

تین سال تک تبلیغ کا کام خفیہ اور انفرادی رہا اور اس دوران اہل ایمان کی ایک جماعت تیار ہو گئی خوت اور تعاون پر قائم تھی۔ اس کے بعد وحی الہی نازل ہوئی اور محمد ﷺ کو مکلف کیا گیہ پنی قوم کو کھلم کھلا دین کی دعوت دیں۔

**کھلی تبلیغ:۔**

جب محمد ﷺ نے اچھی طرح اطمینان کر لیا کہ اللہ کے دین کی تبلیغ کے دوران ابوطالب ان کی حمایت کریں گے تو ایک روز آپؐ کوہ صفا پر چڑھ کر آواز لگاتے ہیں۔ قریش کے قبائل کو آپؐ نے خدا کی توحید، اپنی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ آپؐ نے کہا اے جماعت قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی کعب! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے محمد کی بیٹی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔

Scanned with CamScanner

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور حکم نازل ہوتا ہے:-

"آپ کو جو حکم ملا ہے اسے کھول کر بیان کر دیجئے اور مشرکین سے رخ پھیر لیجئے۔"

اس کے بعد جب آپؐ نے اعلانیہ دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا تو قوم نے سخت مخالفت شروع کر دی۔ اذیت پہنچانے لگے۔ ہنسی، ٹھٹھا، استہزا، تحقیر، تکذیب، تہمتوں اور گالیوں کا نشانہ بنایا۔ آپؐ کی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوشش کی، شکوک و شبہات پیدا کیا۔ پہلوؤں کے واقعات اور افسانوں سے قرآن کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی جس کے لوگ اسی میں الجھے اور پھنسے رہیں۔

**پہلی ہجرت حبشہ:-**

جور و ستم کا مذکورہ بالا سلسلہ نبوت کے چوتھے سال میں شروع ہوا تھا اور نبوت کے پانچویں سال میں اپنے شباب کو پہنچ گیا۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے لئے مکہ میں رہنا دوبھر ہو گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ فتنوں سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے حبشہ ہجرت کر جائیں۔ اس کے بعد ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق رجب 5 نبوی میں صحابہ کرام کے پہلے گروہ نے حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ اس گروہ میں بارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ یہ لوگ رات کی تاریکی میں چپکے سے نکل کر اپنی نئی منزل کی جانب روانہ ہوئے۔

آپؐ خود مکہ سے نکل کر طائف چلے گئے جہاں لوگوں آپؐ پر پتھروں کی بارش کی۔ جب مکہ والوں نے قتل کرنے کا مشورہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مکہ چھوڑ دینے کا حکم بھیجا۔ آپؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ ہجرت کی رات مشرکین نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ حضرت علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے تھے۔ ہجرت کا یہ واقعہ 622ء میں پیش آیا۔

Scanned with CamScanner